"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

تحریک جدید

ربوہ

ماہنامہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جون 1977ء — احسان 1356 ہش

6
1977

— ایڈیٹر —

نور الدین منیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ

احسان ۱۳۵۶ھ ش

(جون ۱۹۷۷ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدیر اعلیٰ:-

نورالدین منیر ایم۔اے

ادارۂ تحریر:-

بشارت احمد بشیر ایم۔اے

محمد شفیق قیصر شاہد

بدل اشتراک:-

پاکستان:- پانچ روپے

فی پرچہ:- پچاس پیسے

ترتیب

- اسلام میں دولت کی تقسیم کا نظریہ۔ صـ۲
- رسولِ اُمّی و عربی کی خاکِ پا ہیں ہم صـ۸
- قراردادِ تعزیت صـ۹
- انڈونیشیا میں تبلیغِ احمدیت صـ۱۰
- کاروانِ اسلام صـ۱۴
- اشتہارات صـ۱۶

★

پبلشر:- عبداللطیف خان

پرنٹر:- سید عبدالحی

مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقامِ اشاعت:- دفتر ماہنامہ تحریکِ جدید

دفاتر تحریکِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

تاریخ اشاعت:- ہر ماہ کی دس تاریخ

فون نمبر:- ۶۷۸

رجسٹرڈ نمبر ایل:- ۶۷۶

★

کتابت:- حمید الدین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جلد ۱۳ | ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ | شمارہ ۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احسان ۱۳۵۶ہش
(جون ۱۹۷۷ء)

اِسلام میں دولت کی تقسیم کا نظریہ

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے رضی اللہ عنہ)

جہاں اسلام نے عام حالات میں دولت پیدا کرنے کے انفرادی حق کو تسلیم کیا ہے وہاں اس نے ملکی دولت کو سمونے کے لئے ایک ایسی مشینری بھی قائم کر دی ہے کہ اگر اسے اختیار کیا جائے تو کسی ملک یا کسی قوم کی دولت کبھی بھی عامۃ النّاس کے ہاتھوں سے نکل کر چند افراد کے ہاتھوں میں جمع نہیں ہو سکتی۔ مَیں اِس جگہ اختصار کے خیال سے اِس مشین کے صرف چار پُرزوں کے بیان پر اکتفا کروں گا۔

(۱) سب سے اوّل نمبر پر اسلامی قانونِ وراثت ہے جس کی رُو سے ہر مرنے والے کا ترکہ صرف ایک بچّے یا صرف نرینہ اولاد یا صرف اولاد کے ہاتھ میں ہی نہیں جاتا بلکہ سارے لڑکوں اور ساری لڑکیوں، اور بیوی اور خاوند اور ماں اور باپ اور بعض صورتوں میں بھائیوں اور بہنوں اور دوسرے رشتہ داروں میں ایک نہایت مناسب شرح کے ساتھ تقسیم ہو جاتا ہے (سورہ نساء رکوع ۲)۔ اگر کوئی مسلمان زمیندار مرتا ہے تو اُس کی زمین اُس کے سب وارثوں میں تقسیم ہو گی۔ اگر کوئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دکان دار مرتا ہے تو اُس کی دکان کا سب مال سب وارثوں کو پہنچے گا۔ اگر کوئی کارخانہ دار فوت ہوتا ہے تو اُس کے کارخانے کا حصّہ بھی سارے وارثوں میں بٹے گا۔ وعلیٰ ہذا القیاس۔ اِس طرح گویا اسلام نے دولت کی دوڑ میں تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد بعض قدرتی روکیں یعنی ہرڈلیں (HURDLES) قائم کر دی ہیں اور ہر نسل کے خاتمہ پر ایک روک (یعنی ہرڈل) سامنے آکر اس فرق کو کم کر دیتی ہے جو گذشتہ نسل کے دوران میں پیدا ہو چکا ہوتا ہے۔ تقسیم ورثہ کا یہ قانون جس کامل اور مکمل صورت میں اسلام نے قائم کیا ہے وہ کسی اَور جگہ نظر نہیں آتا اور اس قانون کی تفصیلات پر نظر ڈالنے سے جس کے بیان کرنے کی اِس جگہ گنجائش نہیں صاف محسوس ہوتا ہے کہ اس نظامِ ورثہ میں صرف ورثا کو ورثہ پہنچانا ہی مدِّ نظر نہیں ہے بلکہ ملکی دولت کو سمونا ہی اس کا ایک بڑا مقصد ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے ہر مرنے والے کو اپنے مال کے ایک ثلث یعنی ایک تہائی کی وصیّت کی اجازت بھی دی ہے اور یہ وصیّت ورثا کے حق میں جائز نہیں رکھی گئی (بخاری ومسلم)۔ گویا اس ذریعہ سے اسلام نے ورثہ کی جبری تقسیم کے علاوہ اِس بات کا دروازہ بھی کھولا ہے کہ نیک دل لوگ اپنے اموال کو مزید مستحقین میں تقسیم کرنے کا موقع پا سکیں۔ مگر افسوس ہے کہ وصیّت کے نظام سے فائدہ اُٹھانا تو درکنار آجکل کے مسلمانوں نے ورثہ کی جبری تقسیم والے حصّہ کو بھی پسِ پُشت ڈال رکھا ہے اور سرمایہ داری کے خمار نے لڑکیوں اور بیویوں اور ماں باپ تک کو اُنکے جائز حق سے محروم کر دیا ہُوا ہے۔ بہرحال اسلام کا قانونِ ورثہ ایک ایسا بابرکت نظام ہے جس کے ذریعہ تھوڑے تھوڑے وقفہ پر ملک کی دولت کے سمونے کا عمل جاری رہتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اسلام نے یہ ہدایت بھی دی ہے کہ قوم کو نسل کو بڑھانے کے ذرائع اختیار کرتے رہو (سنن بنی اسرائیل رکوع ۴ و بخاری کتاب النکاح)۔ پس جب ایک طرف نسل ترقی کرے گی اور دوسری طرف ورثہ وسیع ترین صورت میں تقسیم ہوگا تو ظاہر ہے کہ ملکی دولت خود بخود بٹتی چلی جائے گی۔ مگر ضرورت اِس بات کی ہے کہ مسلمان اِس مبارک تعلیم پر عمل کریں۔

(۲) دوسرے نمبر پر اسلام کا قانونِ امدادِ باہمی ہے جسے دو حصّوں میں تقسیم کیا گیا ہے ایک جبری اور دوسرے طوعی۔ جبری قانون نظامِ زکوٰۃ سے تعلق رکھتا ہے جس کے ذریعہ امیر لوگوں کی دولت پر حالات کے اختلاف کے ساتھ اڑھائی فی صدی شرح سے لے کر بیس فیصدی شرح تک خاص ٹیکس عائد کیا گیا ہے اور اس ٹیکس کے ذریعہ جو روپیہ حاصل ہوتا ہے وہ حکومتِ وقت یا نظامِ قومی کی نگرانی کے ماتحت غریبوں اور مسکینوں وغیرہ میں تقسیم کر دیا جاتا ہے اور ہمارے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس ٹیکس کی غرض وغایت اِن الفاظ میں بیان فرماتے ہیں کہ:-

تؤخذ من اغنیائھم و
ترد علیٰ فقرائھم۔

(بخاری کتاب الزکوٰۃ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یعنی زکوٰۃ کے نظام کا مقصد یہ ہے کہ امیروں کے اموال کا ایک حصّہ کاٹ کر غریبوں کی طرف لوٹایا جائے۔

اِس حدیث میں "لوٹایا جائے" کے پُرحکمت الفاظ کے استعمال کرنے میں یہ لطیف اشارہ کرنا بھی مقصود ہے کہ زکوٰۃ کا ٹیکس کوئی صدقہ وخیرات نہیں ہے جو غریبوں کو بطور احسان دیا جاتا ہے بلکہ وہ امیروں کی دولت میں غریبوں کا ابدی حق ہے جو اُنہیں طبعی طریق پر حاصل ہے کیونکہ جیسا کہ ہر شخص سمجھ سکتا ہے ہر مال کے پیدا کرنے میں غریبوں اور مزدوروں کا بھی کافی دخل ہوتا ہے۔

زکوٰۃ کے نظام کے متعلق یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ خدائے حکیم نے ایسے اموال پر زکوٰۃ کی شرح زیادہ مقرر فرمائی ہے جو تجارت کے چکر میں نہیں آتے۔ چنانچہ بند ذخائر پر زکوٰۃ کی شرح بیس ۲۰ فیصدی رکھی گئی ہے۔ اس کی وجہ بھی یہی ہے کہ جہاں تجارت یا صنعت میں لگے ہوئے روپے میں سے غریب اور مزدور پیشہ لوگ دوسرے طریق پر بھی کچھ نہ کچھ حصّہ لے لیتے ہیں وہاں جمع شدہ ذخائر میں انہیں کوئی حصّہ نہیں ملتا اِس لئے ذخائر میں زکوٰۃ کی شرح بہت بڑھا کر رکھی گئی ہے۔

امدادِ باہمی کے نظام کا دوسرا حصّہ طوعی نظام کی صورت میں قائم کیا گیا ہے اور اس نظام کے ماتحت اسلام نے غریبوں اور بیکس لوگوں کی امداد پر اتنا زور دیا ہے کہ حق یہ ہے کہ ایک نیک اور خدا ترس انسان کے لئے یہ صورت بھی قریباً جبری نظام کا رنگ اختیار کر لیتی ہے۔ گو ذاتی نیکی کے معیار کو بلند کرنے اور اخوّت کے جذبات کو ترقی دینے کے لئے اسے قانون کی صورت نہیں دی گئی۔ بھوکوں کو کھانا کھلانا۔ ننگوں کو کپڑا پہنانا۔ مقروضوں کو قرض کی مصیبت سے نجات دلانا۔ بیماروں کے لئے علاج کا انتظام کرانا۔ غریب مسافروں کو اُنکی منزلِ مقصود تک پہنچانا۔ یتیموں اور بیواؤں کو خاک آلود ہونے سے بچانا وغیرہ ایسی نیکیاں ہیں جن کی تحریک و تحریص میں قرآن وحدیث بھرے پڑے ہیں اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذاتی اُسوہ اِس معاملہ میں یہ تھا کہ رمضان کے متعلق جو غریبوں کی ضروریات کا خاص زمانہ ہوتا ہے اور اس کے بعد عید بھی آنے والی ہوتی ہے آپؐ کا ہاتھ غریبوں اور محتاجوں کی امداد میں اِس طرح چلتا تھا کہ جس طرح ایک تیز آندھی چلتی ہے جو کسی روک کو خیال میں نہیں لاتی (صحیح بخاری)۔ الغرض زکوٰۃ کے جبری نظام اور دوسرے صدقات کے طوعی نظام کے ذریعہ اسلام نے امیروں کی دولت کو کاٹ کر غریبوں کو دینے اور اِس طرح ملکی دولت کو سمونے کی ایک عظیم الشّان مشینری قائم کر رکھی ہے۔

(۳) تیسرے نمبر پر اسلام کا قانونِ تجارت ہے جس کی رُو سے اسلام میں سُودی لین دین ممنوع

قرار دیا گیا ہے اور آج دُنیا کا سمجھدار طبقہ اِس بات کو محسوس کر چکا ہے کہ سُود ہی وہ چیز ہے جو مُلکی دولت کے توازن کو برباد کرنے کی سب سے زیادہ ذمّہ دار ہے کیونکہ اس کے ذریعہ غریبوں کا روپیہ سمٹ سمٹ کر آہستہ آہستہ امیروں کے خزانوں میں جمع ہو جاتا ہے (سورہ بقرہ رکوع ۳۸ و ترمذی ابواب البیوع) اور غور کیا جائے تو دراصل سُود کی لعنت ہی سرمایہ داری کے پیدا کرنے کی بڑی موجب ہے۔ اگر آج سُود بند ہو جائے تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ اوّل تو آہستہ آہستہ ملک کی بڑی بڑی تجارتیں یا تو حکومت کے ہاتھ میں چلی جائیں گی یا چھوٹی چھوٹی مناسب تجارتوں میں تقسیم ہو کر ملک کی دولت کو خود بخود سمو دیں گی اور دوسرے امیروں کے لئے غریبوں کے پسینہ کی کمائی پر ڈاکہ ڈالنے کا موقع نہیں رہے گا۔ یہ خیال کہ سُودی نظام کے بند ہونے سے تجارت ناممکن ہو جائے گی بالکل غلط اور باطل ہے۔ ایسا خیال صرف موجودہ ماحول کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے جبکہ یورپ اور امریکہ کے سرمایہ داروں کے نتیجہ میں سُود کا جال وسیع ہو چکا ہے ورنہ جب سُود نہیں تھا اُس وقت دُنیا کی تجارت چلتی ہی تھی اور انشاء اللہ آئندہ بھی چلے گی اور یہ خیال کہ اسلام میں صرف وہ سُود حرام کیا گیا ہے جو بڑی شرح کے مطابق چارج کیا جائے یا جس میں سُود در سُود کا طریق اختیار کیا جائے ایک محض نفس کا دھوکہ ہے جو اس دلدل میں پھنس جانے کی وجہ سے کمزور لوگوں کے دل میں پیدا ہوتا ہے ورنہ اسلام نے ہر قسم کا سُود منع کیا ہے اور حق بھی یہی ہے کہ جو چیز ضرر رساں ہے وہ بہرحال ضرر رساں ہے خواہ وہ تھوڑی مقدار میں ہو یا بڑی مقداروں میں۔

(۴) چوتھے نمبر پر اسلام نے جُوئے کی تمام آمدنیوں کو جن کی بُنیاد محض اتفاق پر ہوتی ہے منع قرار دیا ہے کیونکہ اس کی وجہ سے بھی قوم اور ملک کی دولت میں ناواجب تقسیم کا رستہ کھُلتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

(سورہ مائدہ رکوع ۱۲)

یعنی اے مسلمانو! شراب اور جُوا اور بُتوں کے تھان اور تقسیم کے تیر یقیناً ایک شیطانی عمل ہیں پس تم اس سے بالکل دُور رہو تاکہ تم کامیاب و بامراد ہو سکو۔

اِس آیت میں یہ اصول بتایا گیا ہے کہ جُوا ان شیطانی اعمال میں سے ہے جو قوموں کی کامیاب زندگی کو تباہ کرنے والے ہیں اور اس کی یہی وجہ ہے کہ جُوئے میں دولت کے حصول کو محنت اور ہُنرمندی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پر مبنی قرار دینے کی بجائے محض اتفاق پر مبنی قرار دیا جاتا ہے جو نہ صرف قومی اخلاق کے لئے مہلک ہے بلکہ ملک میں دولت کی ناواجب تقسیم کا بھی ذریعہ بن جاتا ہے۔ بظاہر یہ ایک معمولی سا حکم نظر آتا ہے مگر اس سے اس لطیف نظریہ پر بھاری روشنی پڑتی ہے جو اسلام اپنے اقتصادی اور اخلاقی نظام کے متعلق قائم کرنا چاہتا ہے اور وہ یہ کہ مسلمانوں کی آمدنی محنت ہُنرمندی پر مبنی ہونی چاہیئے نہ کہ اتفاقی حادثات پر۔ مَیْسِرْ کا لفظ بھی جو یُسْرٌ (یعنی سہولت اور آسانی) سے نکلا ہے اِس حقیقت کی طرف اشارہ کرنے کے لئے وضع کیا گیا ہے کہ جُوئے کی آمدنی محنت اور ہُنرمندی پر مبنی نہیں ہوتی بلکہ یُونہی بیٹھے بٹھائے آسانی سے مِل جاتی ہے جو اسلام کے اقتصادی نظریہ کے سراسر خلاف ہے۔

اُوپر کی چار اصولی باتیں صرف اختصار کے خیال سے بیان کی گئی ہیں ورنہ اسلام نے اپنے اقتصادی نظام میں دولت کے سمونے کے بہت سے ذریعے تجویز کئے ہیں اور اسلام کا منشاء یہ ہے کہ ایک طرف تو ذاتی جدّ و جہد کا سلسلہ جاری رہے اور ہر شخص کے لئے اپنی ذاتی محنت کے پھل کھانے کا رستہ کُھلا ہو کیونکہ دُنیا میں محنت اور ترقی کا یہی سب سے بڑا محرّک ہے اور دوسری طرف مُلکی دولت بھی ناواجب طور پر چند ہاتھوں میں جمع ہونے سے محفوظ رہے۔ اور یہی وہ وسطی طریق ہے جس پر گامزن ہو کر مسلمان افراط و تفریط کے رستوں سے بچ سکتے ہیں۔

معذور لوگوں کی ذمّہ داری حکومت پر ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیکن اگر باوجود اِن ذرائع کے ملک کا کوئی حصّہ بیماری یا بیکاری کی وجہ سے یا زیادہ کنبہ دار ہونے کے نتیجہ میں اپنی جائز ضروریات کو اپنی جائز آمدنی کے اندر اندر پُورا نہ کر سکے تو اس کے متعلق اسلام یہ ہدایت دیتا ہے کہ ایسے لوگوں کی اقل ضرورت جو کھانے اور کپڑے اور مکان سے تعلق رکھتی ہے اُس کے پُورا کرنے کی ذمّہ داری حکومت پر ہے اور اس کا فرض ہے کہ اپنے ملکی محاصل سے ایسے لوگوں کی اقل بنیادی ضرورتوں کو پورا کرنے کا انتظام کرے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین کے زمانہ میں یہی ہوتا تھا۔ چنانچہ روایت آتی ہے کہ جب عرب کے علاقہ بحرین کا رئیس مسلمان ہُوا تو آنحضرتؐ نے اسے ہدایت بھجوائی کہ:-

افرض علی کُلّ رجلٍ لیس لہٗ ارضٌ اربعۃ دراھم وعبارۃ

(زرقانی بحوالہ ابن مندہ جلد ۳ صفحہ ۳۵۲)

یعنی جن لوگوں کے پاس زمین نہیں ہے اُن میں سے ہر شخص کو ملکی خزانہ میں سے چار درہم اور لباس گذارہ کے لئے دیا جائے۔

اِسی اصول کی طرف یہ قرآنی آیت اشارہ کرتی

ہے کہ :-

اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا
تَعْرٰى ۝ وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا
فِيْهَا وَلَا تَضْحٰى ۝

(سورہ طٰہٰ رکوع ۷)

یعنی سچی بہشتی زندگی کی یہ علامت ہے کہ اے انسان! تُو اس میں بھوکا نہ رہے اور نہ ہی ضروری لباس سے محروم ہو اور نہ ہی سردی سے ٹھٹھرے اور نہ پیاس کی تکلیف اُٹھائے اور نہ ہی دُھوپ کی شدّت میں جلے۔

پس ہر اسلامی حکومت کا فرض ہے کہ وہ اِس بات کا انتظام کرے کہ ملک و قوم کا کوئی فرد ان اقل ضرورتوں کی وجہ سے تکلیف نہ اُٹھائے جو نسلِ انسانی کی بنیادی ضرورتیں ہیں۔ خلاصہ کلام یہ کہ جہاں تک ملکی دولت کی تقسیم کا سوال ہے اسلام نے اوّل تو قانونِ ورثہ اور قانونِ زکوٰۃ اور قانونِ تجارت اور حُرمت قمار کے ذریعہ ایسی مشینری قائم کر دی ہے کہ اُسے اختیار کرنے کے نتیجہ میں ملکی دولت کبھی بھی عامۃ الناس کے ہاتھ سے نکل کر چند سرمایہ داروں کے ہاتھ میں جمع نہیں ہو سکتی اور اگر بعض استثنائی حادثات کی وجہ سے پھر بھی کوئی فرد یا خاندان زندگی کی اقل ضرورتوں سے محروم رہ جائے تو اس کے لئے اسلام اِس بات کی ہدایت فرماتا ہے کہ امیروں کی دولت پر مزید ٹیکس لگا کر غریبوں کی ضرورت کو پُورا کیا جائے کیونکہ ہر انسان کا جو زندگی کی جدّوجہد میں کوتاہی نہیں کرتا یہ بنیادی حق ہے کہ وہ بہرحال بھوکا نہ رہے۔ ننگا نہ ہو اور سر چھپانے اور سردی گرمی کے بچاؤ سے محروم نہ ہونے پائے ؛

(از سیرۃ خاتم النّبیّین صلی اللہ علیہ وسلم
حصّہ سوم جُزو اوّل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میٹرک، ایف۔اے، بی۔اے اور ایم۔اے پاس طلباء متوجّہ ہوں

ایسے طلباء جنہوں نے گذشتہ سال میٹرک، ایف اے بی۔اے اور ایم۔اے کا امتحان پاس کیا تھا اور انہوں نے اپنی زندگی خدمتِ اسلام کے لئے وقف کی ہوئی ہے یا اب وقف کرنا چاہتے ہیں اور جامعہ احمدیہ میں اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں مقامی جماعت کے امیر یا صدر صاحب کی معرفت مندرجہ ذیل کوائف سے دفتر وکالتِ دیوان تحریکِ جدید ربوہ کو اطلاع دیں تا انٹرویو سے پہلے ان کے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ وغیرہ کی کارروائی مکمل کی جا سکے۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفینِ زندگی طلباء کے انٹرویو کی تاریخ کا اعلان انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب کر دیا جائے گا :-

نام۔ ولدیت مع مکمل پتہ۔ عمر۔ تعلیم مع ڈویژن۔

(وکیل الدیوان تحریکِ جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رسولِ اُمّی و عربی کی خاکِ پا ہیں ہم

جفا شعار نہیں خوگرِ وفا ہیں ہم ❊ سمجھ رہے ہیں وہ کیا ہم کو اور کیا ہیں ہم
مسلہ ہماری وفاؤں کا یہ بِلا ہم کو ❊ ہوئے جفاؤں سے دوچار بارہا ہیں ہم
ہمیں ہے فخر کہ اِس دَور میں بفضلِ خدا ❊ بہار و رونقِ گلزارِ مصطفےٰؐ ہیں ہم
نہیں کھلے کبھی لب دل کی دھڑکنوں کے خلاف ❊ دورنگیوں کے نتیجہ سے آشنا ہیں ہم
نہ بے وفا ہیں نہ اصحابِ مصلحت کے جلیس ❊ نہ مبتلائے خود آرائی و دغا ہیں ہم
ہے ختم جس پہ رسالت بھی اور نبوّت بھی ❊ اُسی رسولؐ کے دربار کے گدا ہیں ہم
اسی کے فیض و عنایت سے دینِ حق کے لئے ❊ تمام دُنیا میں مصروف جابجا ہیں ہم
ہیں جانتے یہ حقیقت سب اہلِ فکر و نظر ❊ رسولِ اُمّی و عربی کی خاک پا ہیں ہم
اُسی کے پائے مقدّس کی دُھول کے صدقے ❊ جہاں کے واسطے اکسیر و کیمیا ہیں ہم
یہ دَورِ غلبۂ اسلام کا ہے دَورِ عظیم ❊ مٹے گی تیرگی اب جس سے وہ ضیا ہیں ہم
سحر تو ہو چکی مہرِ مُبیں بھی دُور نہیں ❊ بڑے خلوص سے مصروفِ التجا ہیں ہم
خدا کی نصرت و تائید پر ہے تکیہ فقط ❊ امامِ وقت کے خدّام باصفا ہیں ہم
ہے نفرت ہم سے کسی کو تو کوئی بات نہیں ❊ ہر اِک کے دُکھ میں ہمدرد و ہمنوا ہیں ہم
ڈریں وہ کاش حسابِ شدیدِ محشر سے ❊ جنہیں ہے زعم عدوانِ مصطفےٰؐ ہیں ہم
جو جی میں آئے وہ کہہ لیں پہ یہ بھی یاد رہے ❊ کہ حزبِ مہدیٔ سردارِؐ دوسرا ہیں ہم
"لوائے ما بنہہ ہر سعید خواہد بود" ❊ کہ حق شناس و حق آگاہ و حق نما ہیں ہم
زمانہ جانے نہ جانے خدا تو جانتا ہے ❊ جہاں میں چاہتے ہر ایک کا بھلا ہیں ہم
نہیں کسی کا سہارا ہمیں خدا کے سوا ❊ کہ خود زمانے کے ماروں کا آسرا ہیں ہم
ہر ایک مُلک پہ لہرائیں گے لوائے رسولؐ ❊ کہ اس کے جاں نثارانِ باوفا ہیں ہم
سیاسیاتِ زمانہ سے کچھ نہیں مطلب ❊ خدا سے اپنے فقط طالبِ رضا ہیں ہم

کہاں ہیں عدل اور انصاف و صدق کے حامی
وہ جیسے چاہیں ہمیں پرکھ لیں کہ کیا ہیں ہم

محمد صدیق امرتسری ایم اے
سابق مبلغ مغربی افریقہ و فجی

قرارداد تعزیت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس تحریکِ جدید کا یہ ہنگامی اجلاس ممبرانِ مجلس اور کارکنان تحریکِ جدید کی طرف سے اس گہرے رنج و غم کے اظہار کے لئے منعقد کیا گیا ہے جو انہیں عالی مرتبت حضرت صاحبزادی نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات حسرت آیات کے صدمہ سے لاحق ہوا ہے۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ ہمارے آقا حضرت مسیحِ پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صاحبزادی اور علم و فضل سے متصف ایسی خاتونِ مبارکہ تھیں جنہیں زمانہ بھلا نہ سکے گا۔ آپ نے حضرت مسیحِ پاک علیہ السلام کے گھرانے میں اس عظیم مادرِ مہربان کے ہاں ۱۸۹۷ء میں جنم لیا جن کی نیک پرورش اور دینی و علمی تربیت نے آپ کو گوہرِ نایاب بنا دیا۔ آپ قرآن پاک کی عاشق، سلسلہ کی فدائی اور ہمدردی و خوش خلقی کا پیکر ہونے کے ساتھ علم و ادب سے بے پناہ لگاؤ رکھتی تھیں اور اپنی ادبی تخلیقات و اشعار کے ذریعے خواتین و احبابِ جماعت میں جذبۂ دینی کو بیدار رکھتی تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے مطابق آپ نے مبارک ماحول میں آنکھیں کھولیں اور اپنے نام کی نسبت سے برکت و رحمت کا موجب رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو امامِ زمان اور اُمّ المومنین حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم رضی اللہ عنہا کی محبت و شفقت اور اخلاقِ حسنہ کا وارث بنایا اور ایسا نیک خوشوہر عطا فرمایا جو نوابی شان میں بھی روحانیت، اخلاق اور دینداری کا عمدہ نمونہ تھے۔ اسی طرح آپ کے ذریعے حضرت مسیحِ پاکؑ کی دوسری نسل کی بنیاد رکھی۔ الغرض آپ کا وجود بہت مبارک اور نافع الناس تھا۔ آپ نے لمبی اور تکلیف دہ بیماری کو بھی بڑے صبر و استقلال سے برداشت کیا اور رضائے الٰہی کو ہر امر پر ترجیح دی۔ آپکی وفات ایک عظیم جماعتی نقصان ہے اور اس صدمہ سے نہ صرف آپ کے خاندان و لواحقین کو ہی جدائی کا صدمہ اُٹھانا پڑا ہے بلکہ جماعتِ احمدیہ کے لاکھوں افراد کی آنکھیں اِس صدمہ سے اشکبار ہوئی ہیں۔ ان کے دل آپ کی نیک یادوں سے ہمیشہ معمور رہیں گے ــــ ممبرانِ مجلس اور جملہ کارکنان تحریکِ جدید اس صدمہ عظیم میں سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ۔ آپ کی حرم محترم حضرت سیدہ صاحبزادی منصورہ بیگم صاحبہ۔ حضرت سیدہ صاحبزادی امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کے جملہ صاحبزادگان و صاحبزادیوں اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ کے جملہ افرادِ خاندان کی خدمت میں تعزیت پیش کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس عظیم و مبارک ہستی کے درجات جنّت الفردوس میں ہمیشہ بلند فرماتا رہے اور آپ کی اولاد اور احبابِ جماعت کو آپ کی نیکیوں اور سیرتِ حسنہ کا وارث بنائے۔ آمین

(وکیل الدیوان تحریکِ جدید۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انڈونیشیا میں تبلیغِ احمدیت

(از مکرم میاں عبد الحی صاحب سابق مبلغ انڈونیشیا)

خاکسار کو انڈونیشیا کے مختلف علاقوں میں ایک لمبا عرصہ کام کرنے کی توفیق ملی ہے اور وسطی جاوا کے تاریخی شہر جوگجا کارٹا میں ۱۹۵۷ء کے آخر سے ۱۹۶۵ء کے آغاز تک قیام کا موقعہ ملا (جوگجا کارٹا اور جاکرتا دو الگ الگ شہر ہیں۔ جوگجا کارتا وسطی جاوا کا شہر ہے اور جاکرتا مغربی جاوا کا شہر اور انڈونیشیا کا دارالحکومت ہے اسے ڈچ زمانے میں بٹاویہ کہا جاتا تھا)

ڈچ حکومت کے انڈونیشیا میں تسلط سے قبل جوگجا کارتا ایک اسلامی حکومت کا مرکز تھا گو اس مملکت کا دائرہ وسیع نہیں تھا لیکن بہرحال اس کے ساتھ اسلامی روایات وابستہ تھیں اور ڈچوں کے زمانے میں بھی یہ شہر انڈونیشیا میں کئی ایک مذہبی، ثقافتی اور سیاسی تحریکوں کا ایک اہم مرکز بنا رہا ہے۔ اور جب ۱۷ اگست ۱۹۴۵ء کو انجینئر سوکارنو اور ڈاکٹر محمد حتّٰی نے آزادی کا اعلان کیا تو یہ شہر انڈونیشیا کی آزادی کی جدّوجہد کا مرکز بن گیا۔ آزادی کے اعلان سے قبل مکرم سیّد شاہ محمد صاحب اس علاقے میں بطور مبلّغ کام کر رہے تھے اور انہیں چند ایک نئی جماعتیں قائم کرنے کی بھی توفیق ملی تھی۔ لیکن جنگِ آزادی کے زمانے میں طبعاً تبلیغی مساعی محدود کرنی پڑیں اور آپکو ریڈیو سے اردو زبان میں خبریں نشر کرنے کا موقعہ ملا جس کے نتیجہ میں آپ کے انڈونیشین لیڈر شپ سے گہرے تعلقات پیدا ہو گئے اور آپ کو بعض تاریخی خدمات ادا کرنے کا موقعہ ملا۔ جن کا ذکر سلسلہ کی تاریخ میں آچکا ہے۔

خاکسار کو ۱۹۵۷ء کے آخر میں جوگجا کارتا بھجوایا گیا اور خدا کے فضل سے وہاں قیام کے زمانہ میں تین مزید جماعتوں اور دو ذیلی جماعتوں کے قیام کی توفیق ملی۔ سینکڑوں افراد نے بیعتیں کیں۔ ایک گاؤں میں نصف سے زیادہ آبادی حلقہ بگوشِ احمدیت ہوئی۔ سینکڑوں بار مختلف شہروں میں تقاریر کرنے کا موقعہ ملا۔ دو دفعہ جماعت احمدیہ انڈونیشیا کا کامیاب جلسہ سالانہ منعقد ہوا (۱۹۵۹ء میں جوگجا کارتا میں اور ۱۹۶۱ء

میں پورو کرتو میں) دو مساجد اور ایک مشن ہاؤس کی تعمیر کی توفیق ملی۔ یونیورسٹیوں کو لٹریچر دینے کا موقعہ ملا۔ بعض یونیورسٹیوں میں تقاریر بھی کیں۔

جوگجا کارتا میں غیر معمولی حالات میں مسجد کی تعمیر اور نہایت کامیاب سالانہ جلسہ

جیسا کہ اُوپر عرض کیا جا چکا ہے جوگجا کارتا کو جاوا میں خصوصاً اور انڈونیشیا میں عموماً بہت بڑی اہمیت حاصل ہے۔ مشہور اسلامی تحریک یعنی محمدیہ پارٹی کا مرکز بھی یہی شہر ہے۔ اسی طرح جماعتِ لاہور نے بھی اسی جگہ سے تبلیغی کام کا آغاز کیا۔ اس کے برعکس جماعتِ مبائعین نے سماٹرا سے کام کا آغاز کیا اور اس کے بعد مغربی جاوا میں پورے زور سے تبلیغ مشروع کی۔ خدا کے فضل سے اس وقت مبائعین کی جماعت ہر لحاظ سے جماعتِ لاہور کو کہیں پیچھے چھوڑ چکی ہے بلکہ خود وسطی جاوا میں جہاں سے کہ جماعتِ لاہور نے کام شروع کیا تھا اب ہماری جماعت جماعتِ لاہور سے کہیں زیادہ مضبوط ہے۔ ۱۹۵۷ء میں جوگجا کارتا میں جماعت کے صرف چار گھرانے تھے۔ بے شک جنگِ آزادی کے زمانے میں احمدی احباب کافی تعداد میں یہاں آکر بس گئے تھے لیکن آزادی کے حصول کے بعد جب جاکرتا انڈونیشیا کا دارالحکومت بن گیا تو باہر سے آئے ہوئے احمدی احباب بھی جوگجا کارتا کو چھوڑ گئے مکرم سید شاہ محمد صاحب اور مکرم عبدالواحد صاحب کی کوششوں سے جوگجا کارتا میں ایک بامو قع جگہ پر مشن کے لئے ایک مکان خرید لیا گیا تھا اس کی ساری رقم سماٹرا کے ایک مخلص احمدی بگنڈا ذکریا مرحوم نے ادا کی تھی۔ اس وقت یہ مکان رہائش کے طور پر بھی استعمال ہوتا تھا اور جمعہ کی نماز بھی یہاں ہوتی تھی۔ خاکسار کو اس امر کا شدید احساس تھا کہ مشن ہاؤس کے علاوہ مسجد کا ہونا بھی بہت ضروری ہے۔ ایک دفعہ جماعت کے ایک ہمدرد دوست نے کہا کہ جب تک آپ لوگوں کی یہاں اپنی مسجد نہ ہو تب تک آپ عملی طور پر اپنے مسلمان ہونے کا ثبوت پیش نہیں کر سکتے۔ اس کی یہ بات سُنکر میری آنکھوں میں آنسو آگئے اور اسی وقت دل میں بڑے جوش سے مسجد کے لئے دُعا کی تحریک پیدا ہوئی۔ اس کے معاً بعد ہی میں نے جماعت کے عہدیداروں سے مسجد کے بارے میں ذکر کیا وہ کہنے لگے کہ مسجد کے لئے پہلے سے ہی ایک سب کمیٹی قائم ہے لیکن حالات کے ناسازگار ہونے کی وجہ سے یہ کمیٹی عملاً کوئی کام نہیں کر رہی میں نے کہا کہ کیا ہی اچھا ہو اگر اس کمیٹی کو از سرِ نو زندہ کر دیا جائے۔ چنانچہ سب کمیٹی نے دوبارہ کام شروع کر دیا۔ اس کے کچھ اجلاس بھی منعقد ہوئے لیکن جماعت کی تعداد اور دوسرے حالات کو دیکھتے ہوئے بظاہر یہ بات ناممکن نظر آتی تھی کہ ہم مستقبلِ قریب میں کوئی مسجد تعمیر کر پائیں گے۔ ابھی ہم اسی کشمکش میں ہی تھے کہ جماعتِ احمدیہ انڈونیشیا کی سالانہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کانفرنس کا وقت آگیا۔ یہ ۱۹۵۸ء کی بات ہے۔
اس سال ہمارا جلسہ سالانہ مغربی جاوا کے شہر
گاروت میں منعقد ہوا۔ جلسہ کے اختتام پر یہ فیصلہ
کیا گیا کہ آئندہ جلسہ سالانہ جوگجا کارتا کے تاریخی
شہر میں منعقد ہو۔ گو جوگجا کی جماعت کی قلیل تعداد
کو دیکھتے ہوئے یہ بوجھ بڑا کٹھن تھا لیکن ہم نے اللہ
تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے اس پیشکش کو قبول
کر لیا۔ جوگجا کارتا پہنچنے کے بعد جلد ہی جلسہ سالانہ
کے لئے سب کمیٹی کا قیام عمل میں لایا گیا۔ خاکسار نے
میٹنگ میں یہ تحریک پیش کی کہ اب جب کہ یہاں
جلسہ سالانہ ہو رہا ہے اِس جگہ مسجد کا بنانا نہایت
ضروری ہو گیا ہے۔ اِس پر ہمارے ایک دوست
نے کہا کہ اتنی جلدی بظاہر مسجد کی تعمیر کی کوئی صورت
نظر نہیں آتی سوائے اس کے کہ کوئی معجزہ ہو۔
مَیں نے جواب دیا کہ کیا یہ ممکن نہیں کہ اللہ تعالےٰ
معجزانہ طور پر مسجد کی تعمیر کی صورت پیدا کر دے۔
چنانچہ مسجد کی تعمیر کے لئے چندہ کی تحریک شروع
کی گئی۔ جب مَیں "تاسک ملایا (TASIKMALAYA)
پہنچا اور مسجد کی اہمیّت بیان کر کے DONATIONS
کی تحریک کی تو میری حیرت کی کوئی حد نہ رہی کہ احباب
نے ایک دو دن کے اندر ہی کئی ہزار روپیہ نقد
فراہم کر دیا اور کئی ہزار کے وعدے لکھوائے۔ تین
چار روز کے اندر اندر چند جماعتوں سے تقریباً بارہ
ہزار روپے نقد مل گئے اور قریباً اسی قدر کے
وعدے ہوئے۔ انہی ایام میں ایک اور ایمان افروز
واقعہ ہوا۔ ہمارے ایک مخلص احمدی دوست
سوکرسونو صاحب نے جو کہ مسجد کی تعمیر کی نگرانی کر
رہے تھے اور فنِ عمارت میں کافی مہارت رکھتے
ہیں۔ اپنی زمین کا نصف حصہ اِس غرض کے لئے
وقف کیا ہوا تھا کہ تا ان کے مکان کے پہلو میں مسجد
بنائی جائے۔ ہم نے کہا کہ ہمیں زمین کی نہیں بلکہ
پیسے کی ضرورت ہے لیکن چونکہ وقف کرنے والوں
کو مجبور نہیں کیا جا سکتا اِس لئے ہم نے اِس بات پر
زیادہ زور نہیں دیا۔ لیکن پھر انہیں خود ہی خیال
آگیا اور انہوں نے زمین فروخت کرنے کا فیصلہ
کر لیا۔ ان کا اندازہ تھا کہ وہ زمین تیس ہزار روپے
میں بِک جائے گی لیکن خدا کا کرنا یہ ہوا کہ وہ زمین
اندازہ سے کہیں بڑھ کر یعنی پینتالیس ہزار میں
فروخت ہوئی جس میں سے آدھی رقم ہمیں مل گئی
چنانچہ اِس طرح سے جلسہ سے قبل ہی ہماری مسجد
مکمل ہو گئی اور اس وقت تک جاوا میں ہماری
جس قدر مساجد تعمیر ہوئی تھیں ان میں سے وہ
سب سے زیادہ خوبصورت تھی۔

اب سوکرسونو صاحب کا مزید حال سُنئے۔
مسجد کے مکمل ہو جانے اور جلسہ سالانہ کے ختم
ہونے کے جلد بعد ہی سوکرسونو صاحب کو سنگاپور
کے قریب ایک جزیرہ میں منتقل کر دیا گیا۔ بات یہ
تھی کہ ان کا افسر ان کی دیانتداری کی وجہ سے ان
سے ناراض تھا اور اس نے غلط رپورٹ کر کے
سوکرسونو صاحب کو جوگجا کارتا سے تبدیل کروا دیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیکن بظاہر یہ تادیبی کارروائی ان کے لئے درپردہ رحمت کا باعث بن گئی جس جزیرے میں انہیں تبدیل کیا گیا گو وہ انڈونیشیا کا حصّہ تھا لیکن سنگاپور کے قُرب کی وجہ سے وہاں دونوں کرنسیاں چلتی تھیں یعنی انڈونیشین روپیہ بھی اور سنگاپور ڈالر بھی۔ اور ڈالر کی قیمت انڈونیشین روپے سے کئی گنا تھی لیکن گورنمنٹ کے ملازمین کو تنخواہیں ڈالر میں ہی ملتی تھیں اِس طرح سے سوکر سولو صاحب کو وہاں تقریباً تین سال کام کرنے کے بعد کافی رقم پس انداز کرنے کی توفیق ملی اور جب وہ واپس جوگجا آئے تو انہیں پہلے سے زیادہ باموقع زمین مل گئی اور وہاں وسیع مکان کی تعمیر کی توفیق بھی ملی۔ اللہ تعالیٰ نے مسجد کے لئے ان کی قربانی کو قبول کرتے ہوئے انہیں اِس دُنیا میں ہی کئی گنا زیادہ رقم دے دی۔

یہی واقعات ہیں جو انسان کے ایمان کو علم الیقین سے عین الیقین تک اور پھر آخر کار حق الیقین تک پہنچا دیتے ہیں۔

تصحیح

مئی ۱۹۷۷ء کے شمارہ کے صفحہ ۱۳ کالم ۲ میں مکرم منیر الدین صاحب بسمل کی جگہ مکرم منیر احمد صاحب بسمل پڑھا جائے۔

(ادارہ)

کپڑے کی مشہور دُکان

الفردوس

۸۵۔ بی انارکلی۔ لاہور

الفردوس شال مرچنٹ

ہمارے ہاں ہر قسم کی گرم کشمیری کامدار شالیں، زنانہ و مردانہ دُھسے اور گرم مرینہ تھوک و پرچون واجبی داموں پر دستیاب ہیں۔ نیز ریڈی میڈ کُرتے، شلواریں سُوٹ وغیرہ بھی ہر قسم سِل سکتے ہیں۔

الفردوس شال مرچنٹ

۸۵۔ انارکلی۔ لاہور

ہر قسم کا

کاغذ، بکس بورڈ اور گتّہ

بارعایت خریدنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں اور دعا فرمائیں۔

مقبول پیپر مارٹ

گنپت روڈ۔ لاہور

فون ۶۳۸۴۹

گھر:۔ ملک عبداللطیف ستکوہی۔ فون ۶۲۵۱۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کاروانِ اسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کینیا

مکرم مولوی عبدالباسط صاحب شاہد لکھتے ہیں کہ ELDORET کے مقام پر ہر سال زرعی نمائش منعقد ہوتی ہے چنانچہ امسال یہ نمائش ۴ اور ۵ مارچ کو منعقد ہوئی۔ یہاں ہر سال جماعت کا تبلیغی و تعلیمی سٹال لگایا جاتا ہے چنانچہ نمائش سے قبل سٹال کی مرمّت وصفائی اور رنگ کروایا گیا جہاں جماعت کی طرف سے تیار کردہ مختلف زبانوں کا لٹریچر رکھا گیا۔ جماعت کی دُنیا بھر میں تبلیغی و تعلیمی سرگرمیاں تصاویر کے ذریعہ دکھائی گئیں۔ نمائش کے دونوں دن صبح سے شام تک زائرین کا تانتا بندھا رہا۔ ایک بورڈ پر حضرت مسیح علیہ السلام کی تصاویر اور "مقدس کفن" کی تصاویر کے ذریعہ قرآنی صداقت وما قتلوہ وما صلبوہ کو پیش کیا گیا اور بائیبل کے حوالوں سے لوگوں کو سمجھا دیا گیا۔ ایک سُنّی معلم نے ہماری تبلیغی سرگرمیوں کی بہت تعریف کی۔

جرمنی

مکرم منصور احمد خان صاحب فرینکفورٹ سے تحریر فرماتے ہیں کہ ماہِ فروری میں فرینکفورٹ کے تمام حلقہ جات سے تعارف حاصل کرنے کی غرض سے ہر علاقہ میں جن کی تعداد سات ہے میٹنگ منعقد کرکے احبابِ جماعت کو اُن کی ذمّہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

لجنہ اماء اللہ کے اجلاس میں قرآن کریم کا درس دیا جس میں جماعت کی بہنوں کو اس ملک میں اسلامی شریعت کے احکام پر چلنے کی تلقین کی۔

دورانِ ماہ دس غیر مسلم جو مسجد میں معلومات حاصل کرنے کے لئے آئے، کو گفتگو اور لٹریچر کے ذریعہ اسلام کا پیغام پہنچایا گیا۔ ایک سکول کی کلاس جو تیس طلباء پر مشتمل تھی جمعہ کے روز جمعہ کا مشاہدہ کرنے کے لئے آئی۔ خطبہ میں اسلام کا ابتدائی تعارف کرایا گیا۔

۲۰۔ فروری کو یومِ مصلح موعودؓ کی پیشگوئی کی تقریب میں جلسہ منعقد کیا جس میں برادرم ہدایت اللہ ہبش اور خاکسار نے تقاریر کیں۔

احبابِ جماعت کو صد سالہ احمدیہ جوبلی کے وعدوں کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی گئی۔ ماہ فروری اور مارچ کی ابتداء تک چھ ہزار مارکس سے زائد رقم فرینکفورٹ اور گرد و نواح سے جمع ہو گئی، الحمد للہ

سرینام

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد سرینام

سے لکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے فضل و رحم سے دَورۂ ٹرینیڈاڈ بخیر و خوبی کرنے کے بعد واپس سرینام آ گیا ہوں۔ وہاں تلاوت اور نظم و تقاریر میں حصہ لیا احباب سے مشورے کئے مبلّغین نے اکٹھے مل کر کام کو تیز اور مؤثر بنانے پر بار بار غور کیا۔ اپنے اپنے ملک کی مشکلات کے بارہ میں سوچا۔ ہمارے ریڈیو پروگرام کو سراہا گیا۔ دوسرے ممالک کے مبلّغین نے بھی ہمارے ریڈیو پروگرام کی تعریف کی اور دعا کر رہے ہیں کہ جاری رہے۔

عیسائیوں سے ایک قسم کے مقابلہ کی صورت ہوتی جا رہی ہے جس کو مبلّغین کے مشورہ سے کچھ دوسرا رنگ دے رہا ہوں تا کہ کسی قسم کے اعتراض کا موقع نہ مل سکے اور تبلیغ کا یہ رستہ کھلا رہے۔

ریڈیو پر چار تقاریر کرنے کا موقع ملا۔ ان تقریروں میں زیادہ جوش اور ولولہ اِس لئے پیدا ہوا کہ یہ عیسائیوں کے پراپیگنڈا کے جواب میں تھیں اپنوں اور غیروں نے اچھے تاثرات کا اظہار کیا۔ شادی کی تین تقریبات میں شرکت کی۔ ان تقریبات میں مَیں نے اسلامی تعلیم بابت شادی کی فضیلت بیان کی۔

یومِ مصلح موعود کی مبارک تقریب کے موقعہ پر تمام جماعتوں میں جلسے منعقد کئے اور پیشگوئی مصلح موعود کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

عرصہ زیرِ رپورٹ میں روز گنال، ایڈنبرگ، سسرز، نیو اسرڈم کا تبلیغی و تربیتی دَورہ کیا۔ علاوہ ازیں دیگر کئی مقامات جہاں متفرق طور پر احمدی دوست اور زیرِ تبلیغ دوست رہتے ہیں، کا بھی دَورہ کیا۔ ماہنامہ تحریکِ جدید اور ریویو آف ریلیجنز کی تقسیم کے علاوہ متفرق لٹریچر بھی فروخت اور مفت تقسیم کیا۔ متعدد سُنّی، پیغامی اور ہندو دوستوں کو تبلیغ کا موقع ملا۔

الحمد للہ کہ امسال پہلی مرتبہ نئی فون ڈائریکٹری میں احمدیہ مسلم مشن کا پتہ اور فون نمبر شائع ہوا ہے۔ بچّوں کو قرآن کریم پڑھایا جاتا ہے۔

ایک یتیم بچّی کے نکاح کی تقریب میں خطبۂ نکاح کے دَوران خاکسار کو اسلام اور سلسلہ کی تبلیغ کا بھی موقع ملا اور خاندانی زندگی کے متعلق اسلامی تعلیم کی افضلیت بیان کی گئی۔

توجّہ فرمائیں

اِس وقت اللہ تعالیٰ نے ایک خاص رَو چلا دی ہے لوگ احمدیت کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔ آپ کے لئے یہ نادر موقع ہے کہ آپ لوگوں کو احمدیت کے نقطۂ نظر سے واقفیت بہم پہنچائیں۔ زبانی گفتگو کے ذریعہ یا لٹریچر مہیّا کر کے۔ ماہنامہ "تحریکِ جدید" بھی ایک موثر ذریعہ ثابت ہو سکتا ہے۔" (مینجنگ ایڈیٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گیانا

مکرم قریشی محمد اسلم تحریر فرماتے ہیں کہ ماہ جنوری ۱۹۷۷ء میں ۹ دوستوں نے جماعت میں شمولیت اختیار کی، الحمد للہ۔ ماہ فروری میں ایک خطبہ جماعتِ احمدیہ روز کنال میں پڑھا اور تین خطبات جارج ٹاؤن مشن ہاؤس میں دئے۔

کراچی میں جائداد

خریدنے کے لئے

سلطان احمد طاہر۔ سلیمان احمد طاہر

پراپرٹی لنکز سے رابطہ پیدا کیجئے

C-25 کمرشل ایریا

ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی ۴

ٹیلیفون ۵۴۲۳۸۱ — ۵۴۲۳۸۲

۴۳۴۸۳۲

ہر قسم کا سامانِ سائنس و اجبی نرخوں پر

خریدنے کے لئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

گنپت روڈ۔ لاہور

فون نمبر ۶۴۵۰۰

کو یاد رکھیں

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں

بیاہ شادی کے لئے

جڑاؤ و سادہ سیٹ

چاندی کے خوشنما برتن، ٹی سیٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز

کمرشل بلڈنگ شاہراہِ قائدِ اعظم لاہور۔ فون نمبر ۵۲۶۲۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah